قربانی کا بیان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيم، بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا مخلوق پر بے پناہ لطف وکرم، مہربانی واحسان ہے، کہ اُس نے ہمیں کچھ ایسے مواقع مہیا فرمائے جن میں ہم اپنی آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹ سکتے ہیں، انہی مواقع میں سے ایک ذوالحجہ کا مبارک مہینہ بھی ہے، اس میں بہت سی بھلائیاں جمع فرما دی گئی ہیں، اور پھر ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن توسال بھر کے افضل واعلیٰ ترین دن ہیں، ان ایّام کو رب تعالی نے بڑی برکتوں سے نواز رکھا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْفَجْرِ* وَلَيَالٍ عَشْرٍ* وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ* وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ* هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ

لِّذِيْ حِجْرٍ﴾[1] "اس صبح کی قسم، اور دس ۱۰ راتوں کی قسم، جُفت وطاق کی قسم، رات کی قسم جب وہ چل دے، کیوں اس میں عقلمند کے لیے قسم ہوئی"۔ مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "فجر سے مراد صبح کی نماز وصبحِ صادق کا وقت ہے؛ کہ اس وقت رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، اور تمام مخلوق اللہ تعالی کا ذکر کرتی ہے، اور دس ۱۰ راتوں سے مراد ذی الحجہ کی ابتدائی دس ۱۰ راتیں ہیں؛ کہ ان راتوں میں حج کے اَرکان ادا کیے جاتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ جس وقت کو اللہ تعالی کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے، وہ لمحات اور پیاروں سے نسبت رکھنے والی راتیں بھی اللہ تعالی کو محبوب ہو جاتی ہیں، اور عقلمند خُوب جانتا ہے کہ ان اوقاتِ مبارکہ کو اللہ والوں سے نسبت حاصل ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُن خاص اَوقات کی قسم ارشاد فرمائی، برکت والے ہیں وہ لمحات جو اللہ تعالی کی یاد، یا اللہ والوں کی صحبت میں گزریں"[2]۔

لہٰذا اِن مبارک ایّام میں زیادہ سے زیادہ اَعمالِ صالحہ کی کوشش کرنی ہے؛ تاکہ یہ اَعمال ہماری بخشش ومغفرت کا سبب بن جائیں، امام ابنِ حجر عَسقلانی علیہ الرحمۃ نے عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: "عشرۂ ذی الحجہ کی امتیازی شان وشوکت کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے، کہ اِن ایّام میں تمام بنیادی عبادات

---

(۱) پ ۳۰، الفجر: ۱- ۵.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۹۷۸۔

یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور حج سب اکٹھی ہوجاتی ہیں، اور یہ تمام عبادات اِن مبارک ایّام کے علاوہ دیگر دنوں میں یکجا نہیں ہوتیں"[1]۔

ذی الحجہ کے ان دس ۱۰ دنوں کی فضیلت ہمارے پیارے نبئ کریم ﷺ نے بھی بیان فرمائی، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ، مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْرِ»[2] "اللہ تعالی کے ہاں ذوالحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دنوں سے بڑھ کر کسی اَور دن کا عمل زیادہ پسندیدہ نہیں"، تو معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ ایّام بڑی برکت والے ہیں؛ کہ اِن میں حج کی ادائیگی بھی ہے، اور یہ لمحات ہمارے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کا خاص موقع بھی ہیں۔

یومِ عرَفہ اللہ تعالی ہاں بہت پسندیدہ دن ہے

عزیز دوستو! خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے اپنے بندوں کے لیے کچھ خاص ایّام مقرّر فرمائے ہیں؛ تاکہ ان ایّام میں عبادت کرکے بندے زیادہ سے زیادہ اَجر وثواب کا ذخیرہ کرسکیں، انہیں ایّام میں سے قمری سال کے آخری مہینہ میں عرَفہ کا دن بھی ہے، عرَفہ اُن دس ۱۰ ایّام میں سے ایک ہے جس کی اللہ تعالی نے قسم ارشاد فرمائی، اور یہ بات اس مبارک دن کے شرف وفضیلت کی دلیل ہے، اس دن دینِ اسلام کی تکمیل ہوئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

---

(۱) "فتح الباري" كتاب العيدين، تحت ر: ۹٦۹، ۲/ ۵۲۹.

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الصّوم، ر: ۷۵۷، صـ۱۹۱.

نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً﴾[1] "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دِین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کرلیا"، یعنی کفّار تمہارے دِین پر غالب آنے سے مایوس ہو چکے ہیں۔

حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس ایک یہودی آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے، اگر وہ ہم یہود پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن بطورِ عید مناتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «أَيَّةُ آيَةٍ؟» "وہ کونسی آیت ہے؟" اُس نے یہی آیتِ مبارکہ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ﴾ پڑھی، سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ»[2] "میں اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں، کہ مقامِ عرفات میں نازل ہوئی، جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں مَوجود تھے"، حضرت عمر کی مراد یہ تھی کہ ہمارے ہاں تو وہ دن عید ہے ہی"[3]۔

مخصوص دنوں میں اللہ تعالی کا ذِکر

حضراتِ محترم! اِن مبارک دنوں میں یہ بھی مستحب ہے کہ اللہ تعالی کا ذِکر کثرت سے کیا جائے، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ أَيَّامٍ

(۱) پ٦، المآئدة: ٣.

(۲) "صَحيحُ البُخاري" كِتَابُ المغَازِي، ر: ٤٤٠٧، صـ٧٤٧.

(۳) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ص١٧١۔

مَّعْلُوْمَاتٍ﴾[1] "وہ مقرّرہ دنوں میں خصوصیّت کے ساتھ اللہ تعالی کو یاد کریں"، اور یہ مقرّرہ دن یہی ذو الحجّہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن ہیں، جیسا کہ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا[2]۔ نیز سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِن ایّام مبارکہ میں ذِکرُاللہ کے بارے میں فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ الله وَلاَ أَحَبُّ إِلَيْهِ، مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنّ، مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ»[3] "ذوالحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دنوں کی قدر ومنزلت سے بڑا کوئی اَور دن اللہ کے ہاں نہیں ہوسکتا ہے، اور نہ ہی ان دنوں میں کی گئی نیکی سے بڑھ کر اللہ تعالی کو اَور کوئی عمل پسند ہے، لہذا اِن ایّام میں "لاالٰہ الاّ اللہ"، "اللہ اکبر" اور "الحمد للہ" کی کثرت کرو"۔

صبح وشام، چلتے پھرتے، صحت وبیماری، گھر میں اور باہر، سفر وحضر میں، کھاتے پیتے وقت، الغرض ہر حال میں اللہ کا ذِکر کرتے رہنا چاہیے، اس کے سبب اللہ تعالی بندے کے گناہ بخش دیتا ہے، لہٰذا ان ایّام میں اللہ تعالی کی فرمانبرداری، اس کے ذِکر، روزوں اور صدَقات وخیرات کی کثرت کرنی چاہیے۔

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ۲۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب العيدين، صـ١٥٦.

(۳) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمر، ر: ٥٤٤٧، ٢/ ٣٦٥.

عید کی نعمت

برادرانِ اسلام! عید کے دن ہر جائز خوشی منانا، مُصافحہ ومُعانقہ، اَہل وعِیال، قرابتداروں، رشتہ داروں، عزیز واَقارب اور دوست واَحباب کے ساتھ حُسنِ سلوک وبھلائی سے پیش آنا، منقطع تعلقات کو جوڑنا، کھانا کھلانا وغیرہ وغیرہ سب اچھے کام، خوشی کا اِظہار اور پسندیدہ اُمور ہیں، اللہ تعالیٰ نے عید کے روز بھی مال کے ذریعہ محتاج وضرورتمندوں سے تعاوُن ومدد کا موقع فراہم کیا، عید کا یہ عظیم الشان دن کمزورں، ضرورتمندوں سے بھلائی، ہمدردی وبھائی چارگی اور ان کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا دن ہے، اس دن مسلمان بھائیوں کی پریشانی ومصیبت کو دُور کرکے انہیں بھی اپنی خوشیوں میں شریک کیا جائے، عید کے دن گناہوں کی مُعافی، رب کی رِضا اور عطا وبخشش کی صدائیں ہوتی ہیں، عید کے دن حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، غُسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا لباس، خوشبو لگانا، نمازِ فجر محلّے کی مسجد میں ادا کرنا، عید گاہ جلد جانا، نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے آنا اور دوسرے سے واپس جانا، نمازِ عید مسجد میں ہو یا عید گاہ میں، وہاں تک پَیدل جانا، گاڑی میں یا سواری پر جانا بھی جائز ہے، نمازِ عید کے لیے اطمینان ووقار سے جانا، اور آپس میں مبارکباد دینا سنّت ومستحب ہے، عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے بغیر کچھ کھائے جانا سنّت ہے، حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُج يَومَ الفِطرِ حَتّىٰ يَطعِمَ، وَلَا يَطْعِمُ يَوْمَ الْأَضْحىٰ حَتّىٰ

يُصَلِّيَ»(۱) "عیدالفطر کے دن جب تک حضور تاجدارِ رسالت ﷺ کچھ کھا نہ لیتے، عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے، اور عیدالاضحیٰ کے دن اُس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نمازِ عید ادانہ فرمالیتے"۔

عید کا دن عظمت ورَفعت، اِنعام واِکرام، گناہوں کی مغفرت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کا دن ہے، اس دن روزہ رکھنا ناجائز وگناہ ہے، عید کے دنوں خوشی کا اِظہار بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق ہی ہونا چاہیے۔

نمازِ عید کا طریقہ: دو ۲ رکعت نماز عیدالاضحیٰ واجب کی نیّت کرکے ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں، اور "اللہُ اکبر" کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، پھر ہلکی آواز سے ثناء پڑھیں، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار بھی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں، "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری بار پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں، اور "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھ لیجیے: جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے، وہاں ہاتھ باندھنے ہیں، اور جہاں کچھ نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ چھوڑ دینا ہے، اب امام صاحب آہستہ سے تعوّذ وتسمیہ یعنی "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" پڑھ کر بلند آواز سے "سُورۂ فاتحہ" اور کوئی سورت تلاوت کریں گے، آپ مقتدی حضرات اس دَوران خاموش رہیں گے؛ کیونکہ مقتدی پر خاموشی واجب ہے، تلاوت مکمل کرنے کے بعد رکوع وسجود کریں، اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوجائیں، دوسری رکعت میں پہلے تلاوت ہوگی،

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب العيدَين، ر: ٥٤٢، صـ١٤٢.

یعنی "سورۂ فاتحہ" وسُورت پڑھی جائے گی، پھر رکوع میں جانے سے پہلے تین ۳ تکبیریں ہوں گی جیسے پہلی رکعت میں تھیں، یعنی پہلی، دوسری، اور تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اُٹھاکر چھوڑ دیں گے، اور چوتھی تکبیر میں بغیر ہاتھ اُٹھائے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں گے، اس طرح نماز پوری کرکے سلام پھیرلیں گے۔

نماز کے اختتام کے بعد دو ۲ خطبے پڑھے جائیں گے، خطبے میں قربانی کے اَحکام بتائے جائیں، مقتدیوں پر جیسے جمعہ اور نکاح کا خطبہ سننا واجب ہے، اسی طرح عیدَین کا خطبہ سننا بھی واجب ہے، اس کے بعد دعا ہوگی اور پھر سب آپس میں عید ملیں، مبارکباد دیں، اور قربانی کریں۔

قربانی کے اَحکام وآداب

حضراتِ گرامی قدر! قربانی دینِ اسلام کی اہم نشانی اور اِطاعت وبندگی کا ایک بڑا ذریعہ ہے، ان ایّام میں مسلمان اللہ تعالی کی رِضا وخوشنودی کے لیے قربانی کرتا ہے، قربانی صرف مکہ مکرّمہ والوں، یا حاجیوں کے لیے خاص نہیں، بلکہ قربانی کے وجوب کی شرائط پائے جانے کے بعد ہر صاحبِ استطاعت پر واجب ہے، یعنی ہر مسلمان عاقل، بالغ اور مُقیم پر واجب ہے، چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی رہتا ہو، جس کی ملکیّت میں ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی، یا اس کے برابر مال، ضرورتِ اَصلیہ سے زائد ہو، قربانی کے بدلے میں قیمت وغیرہ ہرگز نہیں دی جاسکتی، قربانی کا حکم دیتے ہوئے اللہ رب العالمین کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿فَصَلِّ

لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(۱) "اے حبیب ﷺ! آپ اپنے رب تعالی کے لیے نماز ادا کیجیے اور قربانی کیجیے"، یعنی نمازِ پنجگانہ، نوافل وعیدین کی ادائیگی کا اہتمام کیجیے، اور بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کیجیے۔

جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا، اس کے لیے سخت وعید ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: «مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا»(۲) "جو شخص قربانی کی طاقت رکھتا ہو، پھر بھی قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے"۔

قربانی کے وقت چُھری خُوب تیز ہو، ایک جانور کے سامنے دوسرے کو، اور بھوکا پیاسا قربان نہ کیا جائے، ذَبح کرنے والے اور جانور کا رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے، قربانی کی دعا وغیرہ پڑھ لیں اور وقتِ ذَبح بلند آواز سے "بسم اللهِ، اللهُ أكبَر" کہیں، جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے تب تک کھال وغیرہ نہ اُتاری جائے، قربانی کے گوشت کے تین ۳ حصے کرنا مستحب ہے، ایک حصہ فقراء ومساکین کے لیے، دوسرا حصہ عزیزواَقارب اور پڑوس کے لیے، اور تیسرا حصہ اپنے اَہل وعِیال کے لیے رکھنا چاہیے۔

اے اللہ! ہمیں اِن مبارک ایّام کی قدر کرنے، عرَفہ کے دن عبادت کرنے، خوش دلی سے قربانی کرنے کی توفیق اور عید کی خوشیاں نصیب فرما، اِن مبارک ایّام کے بعد

---

(۱) پ ۳۰، الكوثر: ۲.

(۲) "سنن ابن ماجه" كتاب الأضاحي، ر: ۳۱۲۳، صـ۵۳٤.

بھی خصوصیّت کے ساتھ اپنی عبادت، اپنے ذِکر اور نیک اَعمال کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.